شعر و ادب

جناب علیم ناصری

# مکۂ مکرمہ

چشمۂ زمزم نے کھولا راز بیت اللہ کا
جگمگایا کوکب تقدیر ریگ راہ کا

ہاجرہ کی سعیِ بے تابانہ کی جائے خرام
ضربت پائے ذبیح اللہ کا عالی مقام

چل کے معمارِ حرم آیا سوادِ شام سے
جس نے بنیادیں اٹھائیں جوش جذبِ تام سے

یہ بیاباں ہی تھا پہلا گھر خدائے پاک کا
یہ زمیں پر تھا حرم ہم مرتبہ افلاک کا

دی خلیل اللہ نے حج کے لیے پہلی اذاں
یہ اذاں کیا تھی کہ جس سے گونج اٹھا سارا جہاں

قافلے آنے لگے چل کر قریب و دور سے
جن کو تکتے تھے فرشتے خانۂ معمور سے

ہو گیا جاری خدائے پاک کے گھر کا طواف
رحمتیں برسیں، لگیں ہونے خطائیں بھی معاف

بارگاہِ پاک پر قربانیاں ہونے لگیں
جلوہ ہائے حق کی نور افشانیاں ہونے لگیں

کھل اٹھے صحراؤں میں توحید کے سرو و سمن
حمدِ باری کی صدا سے گونج اٹھے کوہ و دمن

جل اٹھیں رشد و ہدیٰ کی مشعلیں ظلمات میں
آفتابِ حق نکل آیا اندھیری رات میں

ایک مدت تک یہاں مرکز رہا توحید کا
غلغلہ جاری رہا تحمید کا تمجید کا

پھر مرورِ وقت نے پیدا کیے لات و منات
یہ حرم بھی بن گیا اہلِ حرم کا سومنات

مشرکوں نے لا بٹھائے پھر یہاں لعل وہبل ۔۔۔ حکمراں ہونے لگے کہنہ خدایانِ ملل

پھر یہاں سنگ و شجر حاجت روا بننے گئے ۔۔۔ خود تراشیدہ صنم مشکل کشا بننے گئے

مصطفیٰ نے آکے دہرائی یہاں ضربِ خلیل ۔۔۔ ہر صنم ٹکڑے ہوا شیطاں ہوا خوار و ذلیل

مکّہ پھر توحید کا خوش رنگ گلشن بن گیا ۔۔۔ وحیِ ربّ العالمیں سے طورِ ایمن بن گیا

چند صدیاں بیشتر پھر گمرہی پیدا ہوئی ۔۔۔ ملّتِ توحید پھر سے شرک کی شیدا ہوئی

سُنّت و آثار پر یلغار کی بدعات نے ۔۔۔ دِن پہ قبضہ کر لیا بڑھ کر اندھیری رات نے

نجد میں پھر سے جلے توحید و سُنّت کے چراغ ۔۔۔ ہو گئے سرسبز بارانِ کرم سے باغ و راغ

شیخ کے افکار کو لے کر بڑھی آلِ سعود ۔۔۔ ہمنوا ان کی ہوئی خود نصرتِ ربِّ ودود

مشرکوں کے لشکروں نے ہر جگہ کھائی شکست ۔۔۔ سرزمینِ پاک سے خارج ہوئے کوتاہ دست

اہلِ حق نے شرک و بدعت کو اکھاڑا اس طرح ۔۔۔ خار و خس کو نوچا جاتا ہے چمن سے جس طرح

غیر شرعی مقبرے مسمار کر ڈالے گئے ۔۔۔ خانقاہی دمدمے ہموار کر ڈالے گئے

ملک میں جاری ہوا قرآن و سُنّت کا نظام ۔۔۔ ہو گئے ہم مرتبہ پھر سے شہنشاہ و غلام

آج بھی کوئی یہاں قیصر نہ کسریٰ ہے نہ جم ۔۔۔ سربراہانِ عرب ہیں پاسبانانِ حرم

قریہ قریہ بن چکا ہے گہوارۂ امن و اماں ۔۔۔ بچہ بچہ ہے یہاں کا صاحبِ گنجِ گراں

مشعلِ توحید سے ہے ذرّہ ذرّہ مستنیر

ہر زباں سے کیوں نہ نکلے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْر